بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے عزیز دوستوں کا تقاضا ہے کہ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ لکھوں، میں کیا عرض کروں؟ میری حیثیت ہی کیا ہے؟ کیسے ان کی خوبیاں بیان کروں؟ کون کون سے محاسن کا احاطہ کروں؟:

دامان نگہ تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار
گلچیں بہار تو ز داماں گلہ دارد

مولانا شہیدؒ لالہ صحرائی تھے۔ متوسط خاندان میں آنکھ کھولی، معمولی سے ایک گاؤں میں پروان چڑھے، کسی کو کیا خبر تھی کہ یہ کمزور و ناتواں بچہ ایک دن فخر دین وملت بنے گا۔

اس بچے کو قدرت نے دینی مدرسے کی راہ دکھائی، شفیق اساتذہ سے تعلیم پائی، چھوٹے مدرسوں کے بعد پاکستان کے مایہ ناز جامعات جامعہ قاسم العلوم فقیر والی اور جامعہ خیر المدارس سے درسِ نظامی کی متاع بیش بہا حاصل کی۔ مولانا شہیدؒ کو اپنے اساتذہ سے بے پناہ محبت تھی۔

پہلے پہل جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے ترجمان ماہنامہ ''الرشید'' میں ان کی تحریریں نظر سے گزریں، کچھ عرصہ بعد محدث کبیر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اس جوہر قابل پر پڑی، ماہنامہ بینات کی ترتیب پر انہیں فائز کردیا، مولانا شہیدؒ کے قلم کی

جولانیاں اہل علم وفضل کو مسحور کرتی رہیں۔

وہ نہایت پاکیزہ ذوق کے مالک تھے، بہترین مضامین لکھے، بعض عمدہ عربی کتب کے ترجمے بھی کیے جو قسط وار شائع ہوتے رہے۔

حضرت بنوریؒ نے مولانا شہیدؒ کی خدمات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سپرد کردیں۔ مولاناؒ نے لٹریچر کے انبار لگادیئے، دلائل و براہین سے قادیانیوں کے دانت کھٹے کردیئے، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم نے آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر کے منصب پر فائز فرماکر ترجمان ختم نبوت کی حیثیت سے دنیا میں متعارف کرایا، آپ نے داعی و ترجمان ختم نبوت کے منصب کا حق ادا کردیا۔

برمنگھم (برطانیہ) کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں ہر سال تشریف لے جاتے، مولانا مفتی محمد جمیل خان اور دیگر احباب ان کے جلو میں ہوتے، شہر بہ شہر مساجد میں ہلکی پھلکی ایمان افروز تقریروں سے اجتماعات کو فیضیاب کرتے رہے، راقم السطور کو بھی دو مرتبہ ان کی رفاقت کی سعادت حاصل ہوئی۔

مولانا شہیدؒ نے روزنامہ جنگ کے ذریعے بھی بہترین دینی خدمات انجام دیں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" مولانا کا مستقل کالم تھا، جو بے حد مقبول عام ہوا، اب یہ سلسلہ کئی جلدوں میں طبع ہوچکا ہے۔

مولانا شہیدؒ حمیت دینی سے سرشار تھے۔ باطل فرقوں کے خلاف ان کا قلم نیزہ بن جاتا تھا، اکابر علمأ دیوبند پر اگر کسی نے کیچڑ اچھالا، تو مولانا کا قلم حرکت میں آجاتا تھا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے آپکو بڑی ہی عقیدت و محبت تھی، ایک روزنامہ میں نہایت نامناسب مضمون آپ کے خلاف لکھا گیا، مولانا شہیدؒ نے "بینات" میں نہایت مدلل مقالہ لکھا اور دفاع کا حق ادا کردیا۔

حضرت مولاناؒ کی ایک کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" بے راہ فرقوں کو راہ راست پر لانے کی بہترین کوشش ہے۔ قادیانی فرقے کے خلاف ان کی ہر تصنیف ضرب کاری کا حکم رکھتی ہے۔

۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء میں مولانا شہیدؒ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ماہنامہ "بینات" کی اشاعت خاص بنوری نمبر کے سلسلہ میں راقم السطور کا قیام جامعہ علوم اسلامیہ میں ہوا۔ دوماہ مکمل ان کے ساتھ رفاقت رہی۔ مولانا لدھیانوی شہیدؒ کی ہر ہر ادا دلآویز تھی۔

زفرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

مولانا بحر العلوم تھے، کثیر المطالعہ اور سریع القلم تھے، مسودہ نستعلیق لکھتے، کاٹ چھانٹ نہ کرتے۔ شہد کی مکھی کی طرح اپنے کام میں مشغول رہتے تھے، ان کی تحریروں سے ایک ایسا چھتہ تیار ہوا ہے جو اپنے اندر "فیہ شفاء للناس" کی خاصیت رکھتا ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سلوک و تصوف کا بھی گہرا ذوق رکھتے تھے۔ مشائخ وقت میں حضرت ڈاکٹر عبدالحیٰ عارفی قدس سرہ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی قدس سرہ سے انہیں سلاسل تصوف کی اجازت حاصل تھی۔

اللہ تعالیٰ نے شہادت کی نعمت عظمیٰ سے انہیں مالا مال کیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ اعزاز ہے ان خدمات کا جو انہوں نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ روز محشر انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز فرمائے۔

رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً